بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۴۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم چہارشنبہ روزنامہ

۱۵ رمضان المبارک

فی پرچہ ۱۲ر

الفضل

ربوہ

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۵ امان ۱۳۳۸ ہش ۲۵ مارچ ۱۹۵۹ء | نمبر ۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کی صحت کے متعلق خاص دعا کی تحریک

ربوہ ۲۴ مارچ۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کمر اور ٹانگ میں درد کے باعث کافی عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب رمضان کے بابرکت ایام میں خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت عطا فرمائے۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اسلام کو سب دینوں پر غالب کر دکھانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے

جماعت احمدیہ کا ایک ایک فرد خدمت اسلام کی دلی تڑپ کے باعث آپکی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے

ربوہ کے جلسہ یوم مسیح موعود میں علمائے سلسلہ اور بعض دیگر احباب کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۔ مورخہ ۲۲ مارچ بروز اتوار ربوہ میں یوم مسیح موعود علیہ السلام کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز مسجد مبارک میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ اور بعض دیگر احباب نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کے عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں اسلام کو سب ادیان پر غالب کر دکھانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور آپ کا یہ کارنامہ کہ آپ نے فی الحقیقت تمام ادیان پر اس کا غالب ہونا ثابت کر دکھایا اور عملاً اس کے غالب آنے اور دین واحد کی حیثیت سے دنیا پر محیط ہو جانے کی ایک مضبوط بنیاد قائم کر دی۔ آپ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ آپ نے نہ صرف تمام ادیان کے مقابلے میں فتح نصیب جرنیل کی حیثیت سے اسلام کا پوری کامیابی کے ساتھ دفاع کیا۔ اور اس کے فضائل و محاسن کو کمال درجہ جامعیت کے ساتھ دنیا پر آشکار فرمایا بلکہ تزکیہ نفوس کے ذریعہ اسلام کا درد رکھنے والی ایک ایسی جماعت قائم فرمائی کہ جس کا ایک ایک فرد خدمت اسلام کے جذبے سے سرشار ہے۔ اور آج اس کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجے میں اطراف و جوانب عالم میں بسنے والی اقوام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرنے میں فخر محسوس کر رہی ہیں۔

یہ عظیم الشان جلسہ جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ صبح سوا آٹھ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی بعد ازاں حبیب الرحمٰن صاحب درویش قادیان نے ثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ظہور مسیح موعود کے متعلق صحف سابقہ کی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی اور ان تمام پیشگوئیوں کا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں پورا ہونا بہ ثبت خوبی سے واضح فرمایا۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر ایک مبسوط تقریر کی۔ جس میں آپ نے واضح کیا کہ آپ کا دعویٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں امتی نبی ہونے کا ہے۔ اور اس کی بنیاد قرآن مجید اور وحی الٰہی پر ہے۔ جس کی تائید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ہوتی ہے

مکرم جناب خلیفہ صلاح الدین صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مماثلت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس مسئلہ پر بالکل ایک نئے زاویہ نگاہ سے روشنی ڈالی۔ آپ نے تاریخ فلسفہ کے لحاظ سے مماثلت ثابت کی۔ اور بتایا کہ جس طرح ایک خاص قسم کے مادی فلسفہ کی پیدا کردہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ اسی طرح اس زمانے میں اسی نوعیت کے مادی فلسفے کے پیدا کردہ فساد کو دور کرنے کے لئے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی

مساجد میں استحکام پاکستان کے لئے خصوصی دعائیں

رات کو اہم عمارتوں اور بازار میں چراغاں کا دلکش منظر

ربوہ ۲۴ مارچ۔ کل مورخہ ۲۳ مارچ کو ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اس قومی تقریب کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ہوا۔ چنانچہ ربوہ کی تمام مساجد میں نماز فجر کے بعد پاکستان کے استحکام اور اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے اجتماعی طور پر درد مندانہ دعائیں کی گئیں مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں تمام احباب شریک ہوئے۔ بعد ازاں دن طلوع ہونے پر دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی عمارتوں پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔ یوم پاکستان کی خوشی میں اس روز جملہ دفاتر اور اداروں میں عام تعطیل رہی۔ رات کو مسجد مبارک دفاتر اور ادارہ جات کی عمارتوں اور بازار میں بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ بعض

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا نیا اعزاز

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے جن مختلف اصحاب کو ملک و قوم کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دینے پر اعزازات عطا کئے ہیں ان میں محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب صدر شعبہ ریاضیات امپیریل کالج آف سائنس لنڈن یونیورسٹی بھی شامل ہیں۔ آپ کو "ستارہ پاکستان"

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۵۹ء

"وصیت" کا شجرۂ طیبہ

احمدیت کے باغ میں "وصیت" وہ عظیم الشان پودا ہے جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی خاص ہدایت کے ماتحت اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ آج جو جھکتے ہوئے پھول اور لذیذ پھل اشاعت دین و تبلیغ اسلام کی صورت میں ہم حاصل کر رہے ہیں۔ وہ اسی عظیم الشان پودے کے پھول اور پھل ہیں احمدیت کا یہی وہ پودا ہے۔ جس کی جڑیں زمین میں دور تک پہنچی ہیں۔ اور جس کی شاخیں فضا میں پھیلتی ... عرش اعظم کو چھو رہی ہیں

الغرض وصیت احمدیت کا "شجرۂ طیبہ" ہے۔

کلمة طيبة كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء تؤتي اكلها كل حين باذن ربها۔ (سورۃ ابراہیم)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اسی وقت سے جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا بیج بویا اس کی آبیاری کر رہی ہے اور ہمارا نظام وصیت روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتا اور لمحہ بہ لمحہ پھیلتا چلا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو احمدی اس نظام سے وابستہ نہیں ہے۔ وہ بہت ہی بدنصیب ہے کیونکہ صرف مالی لحاظ سے ہی دیکھا جائے۔ تو چندہ عام اور وصیت میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ اس لئے جو احمدی چندہ عام باقاعدہ ادا کرتا ہے۔ اور ایسا کرنا ہر احمدی کے لئے لازمی ہے۔ اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں کہ ایک قدم اور آگے اٹھا کر ان برکات سے بھی اپنا دامن بھر لے۔ جو وصیت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

وصیت ایک احمدی کے لئے کم سے کم اس کے تقوے کا ظاہر نشان ہے چندہ عام ادا کر کے وہ جماعت کی جدوجہد میں شامل تو ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی حالت اس شخص کی مانند ہے۔ جو ایک تیز رو قافلہ میں شامل ہوتا ہے لیکن اس کے پاس سواری نہ ہو۔ جماعتی جدوجہد کی رفتار کا کم سے کم معیار "وصیت" ہے۔

جس طرح ایک مسلمان پنج وقت فرض نماز ادا کر کے مسلمان کہلانے کا مستحق تو ہو جاتا ہے۔ لیکن تقوے میں زیادہ ترقی نہیں کر سکتا۔ بلکہ ترقی کے لئے سنتیں اور نفل ضروری ہیں۔ اسی طرح ایک شخص چندہ عام ادا کر کے احمدی تو کہلانے کا مستحق ضرور ہے۔ لیکن جب تک وصیت کے نظام میں حصہ نہ لے۔ وہ دینی جدوجہد میں کوئی خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکتا۔ ایک احمدی کیا یہ بھی اس فرق کو محسوس کر سکتا ہے؟

ضروری اعلان

اخبار الفضل کے ۱۹ مارچ ۱۹۵۹ء کے پرچہ میں صفحہ ۸ پر ایک اعلان اراضی برائے فروخت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ یہ زمین الاٹ شدہ ہے۔ اور جو دوست اس زمین کو خریدنے کے خواہاں ہوں وہ سودا کرنے سے قبل گورنمنٹ کی طرف سے اس زمین کے فروخت کرنے کا اجازت نامہ دیکھ کر اپنی ہر طرح تسلی کر لیں ؛

نیز آئندہ بھی اس قسم کی الاٹ شدہ زمینوں کی فروختگی کے بارے میں اگر کوئی دوست اعلان بھجوائیں۔ تو وہ گورنمنٹ کی طرف سے حاصل کردہ اجازت نامہ کی وضاحت کر دیا کریں ؛

مینیجر الفضل ربوہ

م جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی ہے ہمارا "نظام وصیت" کوئی محدود اور مقید نظام نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت میں یہ اس نظام کی بنیاد ہے جس پر اسلام کے مقدس اقتصادی نظام کی تعمیر اٹھائی جانی ہے جس میں ہر مسلمان کی فالتو دولت برضا و رغبت حاصل کر کے تمام قومی کام سرانجام دیئے جائیں گے۔ اور جس میں ہر ایسا مسلمان جو زیادہ کمانے کی قوت نہیں رکھتا اپنی ضروریات زندگی۔ بغیر بھیک کے لئے ہاتھ پھیلانے اور بغیر کسی کا بوجھ بننے کے حاصل کر سکے گا ؛

اس اشارہ سے اس شجرۂ طیبہ کے پھیلاؤ کا کچھ تصور کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے جو احمدی اس بنیاد میں آج اپنی اینٹ لگاتا ہے۔ وہ اس عظیم الشان اقتصادی عمارت کی بنیاد کو مضبوط کرنے میں حصہ لیتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے صدقہ جاریہ کے ثواب کی وسعتیں ہمارا ذہن میں نہیں سما سکتیں۔ کیا کوئی احمدی اس سے محروم رہنا پسند کرے گا۔ ہر احمدی کو سوچنا چاہیئے کہ کہیں وہ قافلہ سے پیچھے نہ رہ جائے۔ اس لئے اس کو اپنی رفتار قافلہ کی رفتار کے برابر کرنی چاہیئے اور وصیت کرنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے ؛

شیطان کا "منصب"

(از مکرم و محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

(قسط نمبر ۱)

(یہ پُر مغز مقالہ جامعہ احمدیہ کی مجلس مذاکرہ علمیہ منعقدہ دسمبر ۱۹۵۸ء میں پڑھا گیا)

لفظ شیطان مشہور و معروف ہے مضمون کا عنوان کچھ اوپرا سا معلوم دیتا ہے۔ کیونکہ لفظ منصب عام طور پر اچھے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کسی ذی روح کے منصب کا علم اس کے نام و کام سے ہی ہو سکتا ہے اس لئے شیطان کا منصب واضح کرنے کے لئے لفظ شیطان کی مختصر تشریح پہلے ضروری ہے۔

شیطان اور اُس کے دیگر ہم معنے ناموں کی تشریح

نام کی بڑی دو قسمیں ہیں۔ ایک اسم علم جو کسی معین فرد کا رکھا جاتا ہے۔ جیسے زید و بکر اور ایک صفاتی نام۔ شیطان وصفی نام ہے۔ اور یہ لفظ شاطَ سے بروزن فیعال مشتق ہے۔ شاطَ کے معنے احتراق والتہب یعنی جل گیا اور بھڑک اٹھا۔ اور مادۂ اشتقاق کی رو سے شیطان کے معنے جلنے والا اور بھڑکنے والا۔ اس کا دوسرا اشتقاق لفظ شطن سے ہے۔ جس کے معنے دور نکل گیا۔ اور اصل مقصد سے پھیر دیا۔ اس اشتقاق کی رو سے شیطان کے معنے ہوں گے حدود سے دُور نکلنے والا اور اصلی مقصد سے پھیرنے والا۔ عربی قاموس میں شیطان انہی دو لفظوں شیط اور شطن کے تحت درج کر کے اس کے معنے جلنے اور بھڑکنے والا اور حدود سے دُور نکلنے والا اور مقصود حقیقی سے ہٹانے والا بتائے گئے ہیں درج

شیطان کا نام بدی کے محرک اول پر بھی اطلاق پاتا ہے۔ اور ان انسانوں پر بھی جو شیطان کی تحریکوں کے پیرو ہوں۔ اس کا ایک اور نام قرآن مجید میں طاغوت بھی وارد ہوا ہے جو طغیٰ سے ہے۔ اس لفظ کے معنے بھی حد سے بڑھنے کے ہیں۔ اور طاغوت صیغہ مبالغہ ہے۔ جس کے معنے ہیں حد سے بہت ہی بڑھنے والا۔ اور شیطان کا نام "وسواس خناس" بھی ہے۔ جو اس کے طریق کار پر دلالت کرتا ہے یعنی پس پردہ رہ کر وسوسہ اندازی کے ذریعے نفس بشری کو اس کی حدود سے نکالتا ہے۔ حضرت آدمؑ اور حوّا کو بھی اسی طریق کار سے اس نے ورغلایا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فوسوس لہما الشیطان یعنی شیطان نے دونوں کو وسوسہ میں ڈالا اور یہ خیال پیدا کیا۔ کہ اس درخت کا پھل کھانا اچھا نتیجہ پیدا کرے گا۔ اس طریق کار یعنی وسوسہ اندازی کے لحاظ سے اس کا تیسرا صفاتی نام وسواس خناس رکھا گیا ہے۔ چوتھا وصفی نام شیطان کا ابلیس ہے۔ یہ علم جنس ہے جو ابلیس سے مشتق ہے یعنی مایوس اور ہلاک ہو گیا۔

یہ چاروں نام یعنی شیطان، طاغوت وسواس خناس اور ابلیس۔ جب اس قوت پر اطلاق پاتے ہیں۔ جو نفس ناطقہ بشریہ میں بطور محرک اول کے کام کرتی ہے اسی طرح پر انسانوں پر بھی اطلاق پاتے ہیں۔ جب وہ اس کا مظہر اتم بن جائیں۔ جب کوئی انسان اپنی فطرت میں آگ کی خاصیت رکھتا ہو۔ اور غیظ و غضب میں بھڑک اٹھے۔ اور حدود میں اپنے نفس کو قابو میں رکھنے پر قادر نہ ہو۔ یا وسوسہ اندازی میں کامل مہارت رکھتا ہو۔ یا رحمتِ الٰہی سے مایوس ہو جائے اور ہلاکت کی راہ اختیار کرے دوسروں پر ظلم و تعدی کرنے میں انتہا کو پہنچ جائے ایسے انسان کو بھی قرآن مجید میں طاغوت وسواس خناس اور شیطان اور ابلیس کے نام دیئے گئے ہیں۔ اور ان ناموں کا انسان کے لئے استعمال بطور استعارہ ہے۔ اس استعمال کی مثالیں اگر مفصل دیکھنی ہوں۔ تو تفسیر کبیر کی طرف رجوع کیا جائے اگر میں وہ مثالیں بیان کرنا شروع کر دوں تو آدھ گھنٹے میں بھی ختم نہ ہوں گی۔

شیطانی جبلت کی حقیقت اور اس کا کام

شیطان، طاغوت، وسواس خناس اور ابلیس ناموں کے جو معنے بتائے گئے ہیں۔ وہ سب نفس ناطقہ کی تخلیق کا ایک ایسا خاصہ ہیں جو انسان کو دیگر حیوانات سے ممتاز کرتا ہے۔ فطرت انسانی کی اس خصوصیت کو عام فہم کرنے کی غرض سے جو بیان شیطان و ابلیس کی زبان حال سے قرآن مجید میں وارد ہوا ہے۔ اس بیان سے اس خاصہ فطرت بشریہ کی حقیقی تصویر ایسے واضح طور پر نمایاں ہو جاتی ہے کہ ہر شخص کا نفس اپنے حال و قال میں اسے محسوس کرتا۔ اور اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ فی الواقعہ نفسانی خواہشات اپنی حدود سے تجاوز کرنے والی مقصود حقیقی سے پھیرنے والی اور یہ کہ ہر نفس ناطقہ بشریہ گوناگوں وسوسہ اندازی کا پیہم و مسلسل آماجگاہ ہے۔ اس حقیقت کا قصہ ابلیس کے الفاظ میں سنیں جو شیطان کا مظہر اتم ہے۔ وہ اپنی زبانِ حال سے کہتا ہے:-

قال فبما اغویتنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم ثم لاٰتینہم من بین ایدیہم ومن خلفہم وعن ایمانہم وعن شمائلہم ولا تجد اکثرہم شاکرین۔ (الاعراف ۱۷-۱۸)

قال رب بما اغویتنی لازینن لہم فی الارض ولاغوینہم اجمعین۔ الا عبادک منہم المخلصین۔ قال ہذا صراط علی مستقیم ان عبادی لیس لک علیہم سلطان الا من اتبعک من الغاوین۔ و ان جہنم لموعدہم اجمعین۔ لہا سبعۃ ابواب۔ لکل باب منہم جزءٌ مقسوم۔ (الحجر ۴۰ تا ۴۵)

دونوں آیتوں میں ابلیس ادب سے اپنے ربّ کو مخاطب کرتا اور کہتا ہے۔ کہ ربّ بما اغویتنی کہ اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے غاوی یعنے شہوات نفس میں حدود سے نکلنے والا بنایا ہے۔ اسلئے میں اپنی اس سرشت کے مطابق اپنا فرض منصبی ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کروں گا تیرے صراط مستقیم پر جم کر بیٹھ جاؤں گا! اور پھر بنی آدمؑ کے پاس ان کے سامنے سے آؤنگا یعنی انکو حدود سے نکلنے کی کھلم کھلا تحریک کرونگا۔ جیسا کہ آج کل وہ سینما اور عریانی کی نمائش اور افحش ترین لٹریچر کی اشاعت سے اپنا فرض منصبی ادا کر رہا ہے۔ ومن خلفہم اور ان کے پیچھے سے آؤں گا۔ یعنی پوشیدگی میں وسوسہ اندازی کے ذریعہ سے انہیں ترغیب و تحریص دلاؤں گا۔ کہ وہ حدود سے نکلیں۔ وعن ایمانہم اور انکی داہنی طرف سے یعنی دین اور نیکی کے واسطے سے بھی وعن شمائلہم اور دنیا پرستی اور باطل کی راہوں سے بھی آؤنگا اور میری اس فرض منصبی کی بجا آوری کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان میں سے اکثر کو تو اپنے احسانوں اور نعمتوں کا قدردان نہ پائے گا۔ یہ کام تیرے صراط مستقیم پر بیٹھ کر کرونگا۔

دوسری آیت میں بھی اس کا اسلوب خطاب مؤدبانہ ہے۔ اور یہی کہتا ہے کہ چونکہ تو نے مجھے غاوی بنایا ہے۔ اغویٰ کے معنے ہیں جعلہ غاویاً اور الغاویۃ کے معنی شہواتِ نفس میں حدود سے نکلنا۔ وسوسہ اندازی کے طریق کار سے لازینن لہم فی الارض میں اس زمین میں بنی آدمؑ کے لئے زینت کا سامان مہیا کرونگا ولاغوینہم اور انہیں حدود سے نکال دونگا۔ الا عبادک المخلصین مگر ان بندوں کو نہیں جو اس آزمائش میں خالص کئے جا چکے ہیں۔ قال ہذا صراطٌ علی مستقیم۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہی دراصل صراطِ مستقیم ہے۔ یہ بتایا جا چکا ہے کہ شیطان نام مشتق ہے شیط یعنے جلنے اور بھڑکنے سے اور ابلیس۔ جو شیطان کا انتہائی صورت میں مظہر ہے۔ جو نہ صرف آدم علیہ السلام کے مقابلہ میں بلکہ ہر نبی کے زمانہ میں غیظ و غضب سے بھڑک اٹھا اس کا ذکر قرآن مجید میں جابجا آتا ہے اُس سے سورۂ اعراف کی مذکورہ بالا آیت میں پوچھا گیا ہے کہ

ما منعک ان لا تسجد اذ امرتک قال انا خیرٌ منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین (اعراف ۱۳)

میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے ناری بنایا ہے۔ اور آدم کو گارے سے گویا وہ خود اقراری ہے کہ اس کی سرشت آگ کی طرح بھڑکنے والی ہے۔ اور یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ شیطان کا نام مشتق ہے۔ شطن سے یعنی حدود سے تجاوز کرنے، دور تک نکل جانے اور مقصود حقیقی سے پھیرنے والا مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں اس کے مندرجہ جواب کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ جو ان کے چاروں ناموں کی حقیقت کو واضح کرتا ہے +

(اوّل) مجھے غاوی یعنی خواہشات نفس میں حدود سے نکلنے والا بنایا گیا ہے۔

(دوم) صراط مستقیم پر بیٹھا ہوں اور میرا یہ بیٹھنا بطور ڈیوٹی کے ہے لفظ لاقعدن کے یہی معنے ہیں۔ جو قعود سے مشتق ہے اسی سے لفظ قعید اور قعیدہ جو صفت مشبہ اور صفت مبالغہ ہیں بمعنی ملازم اور نگران جو ہمیشہ اپنا فرض ادا کرتا ہے اور یہ صیغہ واحد جمع مذکر و مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے ایک عربی شاعر کہتا ہے

اطوف ما اطوف ثم اٰوی
الی بیت قعیدتہ لکاع

میں سارا دن ادھر ادھر چکر کاٹتا رہتا ہوں جتنا کہ ممکن ہے۔ پھر ایسے گھر کو لوٹتا ہوں جس کی ملازم اور رکھوالی ایک بدزبان اور بدخلق چڑیل ہے۔ جملہ لاقعدن لھم میں ایسا ہی بیٹھنا مراد ہے۔ جس میں لزوم اور دوام اور فرض کی ادائیگی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

(سوم) میرا کام بنی آدم کو حدود سے نکالنا اور مقصود حقیقی سے پھیرنا ہے

(چہارم) یہ کام وسوسہ اندازی سے کروں گا۔ اور زینت کے سامان بنی نوع انسان کے لئے مہیا کر دوں گا۔ .... اور ان کو زینت سے فریب دوں گا۔

(پنجم) میرے اغوا اور فریب دہی کا نتیجہ لازماً یہ ہوگا کہ ایسا گروہ پیدا ہوگا۔ جو ہر لحاظ سے آزمائے اور خالص کئے جائیں گے۔ اور وہ میرے تصرف سے پورے طور پر آزاد ہو جائیں گے۔

(ششم) اللہ تعالیٰ اس طریق آزمائش کو تسلیم کرتے ہوئے فرماتا ہے ھذا صراط علی مستقیم۔

یہ چھ باتیں خلاصہ ہیں مذکورہ بالا دو آیتوں کا اور یہ مختصر تشریح ہے بدی کے محرک اوّل کی جس کا وصفی نام شیطان وسواس خناس اور اپنی انتہائی مظاہرہ کی صورت میں طاغوت اور ابلیس ہے۔ اس کے ان ناموں اور مذکورہ بالا ناموں سے شیطان کے منصب کی حقیقت از خود واضح ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید میں ایک جگہ اس کا نام قعید بھی رکھا گیا ہے اور اس کے مقابلہ میں نیکی کے محرک کا نام رقیب عتید۔ کیونکہ دونوں نفس بشری کے ساتھ لازم و ملزوم کی طرح چمٹے ہوئے ہیں اور جو صراط مستقیم انسان کے اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کے لئے تجویز ہوئی ہے۔ اس پر دونوں محرک جم کو بیٹھے ہوئے اپنا فرض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ ق میں فرماتا ہے

ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس به نفسه ونحن اقرب الیه من حبل الورید۔ اذ یتلقی المتلقیان عن الیمین وعن الشمال قعید ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید۔ (سورۃ ق ع۲)

یعنی ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اندازی اس کا نفس کرتا ہے اور ہم اس حالت میں انسان سے اس شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہو جاتے ہیں یعنی اگر انسان اس حالت وسوسہ اندازی میں ہمارا قرب حاصل کرنا چاہے تو آسانی سے حاصل کر سکتا ہے۔ مقابل کے دو نیک و بد خیال جب دائیں اور بائیں جانب سے آپس میں ٹکراتے ہیں تو اس وقت بائیں جانب کا قعیدہ جونہی وسوسہ اندازی کرتا ہے تو بالمقابل اسی وقت دائیں جانب سے ایک رقیب عتید اس کا ردعمل کرنے کے لئے آموجود ہوتا ہے۔ جو نفس کو ہوشیار کر دیتا ہے۔ اس آیت میں بائیں جانب سے وسوسہ اندازی کرنے والے کا نام قعید رکھا گیا ہے اور اس وسوسہ کے متعلق ہوشیار کرنے والے کا نام رقیب عتید رکھا گیا ہے یعنی مستعد حاضر باش تنقید کرنیوالا نگران اور محاسب جو اس وسوسہ سے متعلق اچھی طرح نکتہ چینی کر کے سمجھاتا ہے کہ بدی کا خیال پیروی کرنے کے لائق نہیں یہ قعید وہی شیطان ہے۔ جس کے اپنے بیان میں اپنے متعلق یہ اقرار گذر چکا ہے لاقعدن لھم صراطك المستقیم لفظ قعید جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ قعد سے ہے جس سے مضارع کا صیغہ لفظ اقعدن ہے۔ قاعدہ لف ونشر مرتب اور غیر مرتب کی رو سے قعید کا لفظ شمال (بائیں جانب) سے ہے۔ جو اس سے قریب تر واقع ہے۔ اور آخری لفظ رقیب عتید کا تعلق الیمین سے ہے

تازہ فہرست امدادی رقوم موصولہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ

از مورخہ ۵۹/۳/۱۲ تا مورخہ ۵۹/۳/۱۵

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

ذیل میں امداد رشتہ داران درویشان و فدیہ و صدقہ عام وغیرہ کی تازہ رقوم درج کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے ان رقوم کو قبول فرمائے۔ اور ان کو حسنات دارین سے نوازے۔ اور دین و دنیا میں ان کی تمام نیک مرادیں پوری کرے آمین

(خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۵۹/۳/۱۶)

(۱) عبد الرشید صاحب پسر بابو عبد الغنی صاحب مرحوم انبالوی بی ایس سی ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰-۰-۰
(۲) نعیم ارتضیٰ صاحب پسر سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی " ۵-۰-۰
(۳) محمد عطا ربی صاحب موضع ڈھلے ضلع شیخوپورہ " ۳-۰-۰
(۴) شیخ نذیر احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ (صدقہ بکرا برائے حضرت صاحب) ۵-۰-۰
(۵) گلزار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شریف احمد صاحب لاہور (فدیہ رمضان) ۲۵-۰-۰
(۶) رشیدہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ حاجی عبد الکریم صاحب کراچی " ۲۵-۰-۰
(۷) میاں غلام قادر صاحب صحابی دارالرحمت غربی ربوہ " ۱۰-۰-۰
(۸) میاں عبد الرحیم صاحب آف چھیر و ہیچی حال جٹو انوالہ بذریعہ عبد السلام صاحب زرگر " ۲۵-۰-۰
(۹) ملک عزیز احمد صاحب پنشنر پشاور چھاؤنی " ۲۵-۰-۰
(۱۰) " " " (امداد برائے رشتہ داران درویشاں) ۱۰-۰-۰
(۱۱) بیگم صاحبہ سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی " ۱۰-۰-۰
(۱۲) اہلیہ صاحبہ ملک ملک اللہ رکھا صاحب سلطانپورہ لاہور (برائے صدقہ بکرا) ۲۰-۰-۰
(۱۳) " " " " (برائے افطاری) ۱۰-۰-۰
(۱۴) محمد زاہد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شورکوٹ (فدیہ رمضان) ۲۰-۰-۰
(۱۵) سردار بشیر احمد صاحب ایس ڈی او پونچھ روڈ لاہور " ۳۰-۰-۰
(۱۶) عبد المنان عمانی صاحب سنلائٹ بلڈنگ لاہور " ۲۲-۰-۰
(۱۷) قاضی محمد ابراہیم صاحب کھروٹیاں ضلع سیالکوٹ (امداد برائے رشتہ داران درویشاں) ۲-۸-۰
(۱۸) " " " (صدقہ عام) ۲-۸-۰
(۱۹) شیخ احمد علی صاحب اسٹیشن ماسٹر حال دارالبرکات ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشاں) ۳۰-۰-۰
(۲۰) " " (فدیہ رمضان) ۲۰-۰-۰
(۲۱) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب دارالرحمت ربوہ (بقایا فدیہ رمضان) ۵-۰-۰
(۲۲) بابو فضل دین صاحب پنشنر سیالکوٹ (امداد برائے رشتہ داران درویشاں) ۵-۰-۰
(۲۳) ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب جام صاحب روڈ سندھ ایک غیر احمدی دوست کی طرف سے " ۵-۰-۰
(۲۴) شیخ محمد حسین صاحب ڈھینگرہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان " ۵-۰-۰
(۲۵) شیخ مختار نبی صاحب گوجرانوالہ (زکوٰۃ جو خزانہ میں جمع کرا دی گئی) ۸۰-۰-۰
(۲۶) " " " (فطاری) ۵-۰-۰
(۲۷) مہر نور سلطان صاحب ایڈووکیٹ جھنگ صدر (صدقہ عام) ۲۰-۰-۰
(۲۸) " " " (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰
(۲۹) چوہدری شاہنواز صاحب شاہنواز لمیٹڈ کراچی (صدقہ عام) ۲۰۰-۰-۰
(۳۰) بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم لائل پور (فدیہ رمضان) ۳۵-۰-۰
(۳۱) بیگم صاحبہ شیخ عبد العزیز صاحب دھوبی گھاٹ لائلپور " ۲۵-۰-۰
(۳۲) ڈاکٹر عبد الرشید صاحب بذریعہ شیخ محمد حنیف صاحب امین جماعت احمدیہ کوئٹہ " ۲۵-۰-۰
(۳۳) بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الرشید صاحب " " " " ۲۵-۰-۰
(۳۴) بیگم صاحبہ شیخ کریم بخش صاحب مرحوم " " " ۳۰-۰-۰
(۳۵) شیخ کریم بخش صاحب مرحوم " " " ۲۰-۰-۰
(۳۶) ڈاکٹر کیپٹن محمد رمضان صاحب دارالصدر ربوہ ۱۵-۰-۰
(۳۷) سمیع الرحمان صاحب محلہ باب الابواب ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشاں) ۲-۰-۰
(۳۸) حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ (فدیہ رمضان) ۲۵-۰-۰
(۳۹) خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ " ۱۵-۰-۰
(۴۰) اہلیہ صاحبہ " " " " ۱۵-۰-۰
(۴۱) مبارک احمد صاحب ایم ایس سی دارالرحمت ربوہ " ۲۵-۰-۰
(۴۲) سیدہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ " ۲۵-۰-۰
(۴۳) صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحمان صاحب آف جموں حال سیالکوٹ " ۱۰-۰-۰
(۴۴) بابو عبد الرحمن صاحب منیجر سنگر سیونگ مشین گوجرانوالہ (صدقہ عام) ۱۰-۰-۰
(۴۵) مرزا برکت علی صاحب دارالصدر شرقی ربوہ (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰
(۴۶) فتح محمد صاحب پریذیڈنٹ چک ۲۸۹ گ ب شیر کا ضلع لائلپور (امداد برائے رشتہ داران درویشاں) ۵-۰-۰
(۴۷) ڈاکٹر سردار علی صاحب دارالصدر ربوہ (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

(باقی صفحہ ۵ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچپن

(مرتبہ فضل الرحمٰن صاحب نعیم)

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچپن کے متعلق ایک ہندو کی شہادت:-

"میں نے بچپن سے مرزا غلام احمد کو دیکھا ہے (علیہ السلام) میں اور وہ ہم عمر ہیں۔ قادیان میں میرا آنا جانا ہمیشہ رہتا ہے اور اب بھی دیکھتا ہوں جیسی عمدہ عادات اب ہیں۔ ایسی نیک خصلتیں اور عادات پہلے تھیں اب بھی وہی ہیں۔ سچا۔ امانت دار اور نیک۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ پرمیشور مرزا صاحب کی شکل اختیار کرکے زمین پر اتر آیا ہے۔ اور اپنے جلوے آپ دکھا رہا ہے"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۳۴)

(تاریخ احمدیت صفحہ ۔۔)

(۲) "ایک دفعہ آپ بچپن میں گاؤں سے باہر ایک کنوئیں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی جو گھر سے لانی تھی۔ اس وقت آپ کے پاس ایک شخص بکریاں چرا رہا تھا۔ آپ نے اس سے کہا کہ مجھے یہ چیز لا دو۔ اس نے کہا۔ میاں میری بکریاں کون دیکھے گا؟ آپ نے کہا تم جاؤ میں ان کی حفاظت کروں گا اور چراؤں گا۔ چنانچہ آپ نے ان بکریوں کی نگرانی کی۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ نے نبیوں کی سنت آپ سے پوری کرا دی"

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۵)

(۳) ایک معمر ہندو جاٹ حضورؑ کے متعلق کہتے ہیں:-

"جب سے اس نے ہوش سنبھالا ہے بڑا ہی نیک رہا۔ دنیا کے کسی کام میں نہیں لگا۔ بچوں کی طرح کھیل کود میں مشغول نہیں ہوا۔ شرارت۔ فساد۔ جھوٹ۔ گالی کبھی اس میں نہیں۔ ہم اور ہمارے ہم عمر اس کو سادہ لوح سمجھا کرتے تھے کہ یہ کس طرح گھر بسائے گا۔ سوائے الگ مکان میں رہنے کے کچھ کام ہی نہیں تھا۔ نہ کسی کو مارا نہ آپ مار کھائی۔ نہ کسی کو برا کہا نہ آپ کہلوایا۔ ایک عجیب پاک زندگی تھی۔ مگر ہماری نظروں میں اچھی نہیں تھی نہ کہیں آنا جانا نہ کسی سے سوائے معقول بات کے بات کرنا۔ اگر ہم نے کبھی کوئی بات کہی کہ میاں دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ تم بھی اچھے رہو اور کچھ نہیں تو کھیل تماشہ کے طور پر ہی باہر جایا کرو۔ تو کچھ نہ کہتے ہنس کے چپ ہو رہتے۔ تم عقل پکڑو۔ کھاؤ کماؤ کچھ تو گیا گزرا۔ یہ سن کر خاموش ہو رہتے۔ آپ کے والد مجھے کہتے بزردار غلام احمد کو بلا لاؤ اسے کچھ سمجھا دیں گے۔ میں جاتا بلا لاتا۔ والد کا حکم سن کر اسی وقت آ جاتے اور چپ چاپ بیٹھ جاتے اور نیچی نگاہ رکھتے۔ آپ کے والد فرماتے بیٹا غلام احمد! ہمیں تمہارا بڑا فکر ہے اور اندیشہ رہتا ہے تم کیا کرکے کھاؤ گے۔ اس طرح زندگی تم کب تک گزارو گے۔ تم روزگار کرو کب تک دلہن بنے رہو گے۔ خورد و نوش کا فکر چاہئیے دیکھو دنیا کماتی کھاتی پیتی ہے۔ کام کاج کرتی ہے۔ تمہارا بیاہ ہو گا۔ بیوی آوے گی بال بچے ہوں گے۔ وہ کھانے پینے۔ پہننے کے لئے طلب کریں گے۔ ان کا تعہد تمہارے ذمہ ہو گا۔ اس حالت میں تو تمہارا بیاہ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ کچھ ہوش کرو۔ اس غفلت اور اس سادگی کو چھوڑ دو۔ میں کب تک بیٹھا رہوں گا۔ بڑے بڑے افسروں۔ حاکموں سے میری ملاقات ہے وہ ہمارا لحاظ کرتے ہیں۔ میں تم کو چٹھی لکھ دیتا ہوں تم تیار ہو جاؤ۔ یا کہو تو میں خود جاکر سفارش کروں۔ تو مرزا غلام احمد کچھ جواب نہ دیتے۔ وہ بار بار اسی طرح کہتے۔ آخر جواب دیتے تو یہ دیتے کہ ابا بھلا بتاؤ تو سہی کہ جو افسروں کے افسر اور مالک الملک احکم الحاکمین کا ملازم ہو اور اپنے ربّ العلمین کا فرمانبردار ہو اس کو کسی ملازمت کی کیا پروا ہے۔ ویسے میں آپ کے حکم سے بھی باہر نہیں مرزا غلام مرتضےٰ صاحب یہ جواب سن کر خاموش ہو جاتے۔ اور فرماتے اچھا بیٹا جاؤ اپنا خلوت خانہ سنبھالو جب یہ چلے جاتے تو ہم سے کہتے کہ یہ میرا بیٹا ملاں ہی رہے گا۔ میں اس کے واسطے کوئی مسجد ہی تلاش کر دوں جو دس بیس من دانے ہی کما لیتا۔ مگر میں کیا کروں یہ تو ملاں گری کے بھی کام کا نہیں۔ ہمارے بعد یہ کس طرح زندگی بسر کرے گا۔ ہے تو یہ نیک صالح مگر اب زمانہ ایسوں کا نہیں چالاک آدمیوں کا ہے۔ پھر آبدیدہ ہو کر کہتے جو حال پاکیزہ غلام احمد کا ہے وہ ہمارا کہاں ہے۔ یہ شخص زمینی نہیں آسمانی ہے یہ آدمی نہیں فرشتہ ہے"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۳۲/۳۳ و تاریخ احمدیت صفحہ ۵/۴۲)

(۴) تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۳ اور سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۸ پر اسی ایک ہندو کی ایک روایت درج ہے۔

"میں مرزا صاحب سے بیس سال بڑا ہوں۔ بڑے مرزا صاحب کے پاس میرا بہت آنا جانا تھا۔ میرے سامنے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی بڑا افسر یا رئیس وہ بڑے مرزا صاحب سے ملنے کے لئے آتا تھا تو باتوں باتوں میں ان سے پوچھتا تھا کہ مرزا صاحب آپ کے بڑے لڑکے (یعنی مرزا غلام قادر) کے ساتھ تو ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ لیکن آپ کے چھوٹے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا وہ جواب دیتے۔ ہاں میرا دوسرا لڑکا غلام قادر سے چھوٹا ہے تو سہی پر وہ تو الگ ہی رہتا ہے ۔۔۔۔ پھر وہ کسی کو بھیج کر مرزا صاحب کو بلواتے تھے۔ چنانچہ آپ آنکھیں نیچی کئے ہوئے آتے اور والد صاحب کے پاس ذرا فاصلہ پر بیٹھ جاتے اور یہ عادت تھی کہ بایاں ہاتھ اکثر منہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور کچھ نہ بولتے اور نہ کسی کی طرف دیکھتے۔ بڑے مرزا صاحب فرماتے کہ اب تو آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا۔

بڑے مرزا صاحب کہا کرتے تھے کہ میرا یہ بیٹا مسیتڑ ہے نہ نوکری کرتا ہے نہ کماتا ہے۔ اور پھر وہ ہنس کر کہتے کہ چلو تمہیں کسی مسجد میں ملاں کروا دیتا ہوں۔ دس من دانے تو گھر میں کھانے کو آ جایا کریں گے ۔۔۔ آج وہ زندہ ہوتے تو دیکھتے کہ کیا بادشاہ بنا بیٹھا ہے۔ اور سینکڑوں آدمی اس کے در کی غلامی کے لئے دور دور سے آتے ہیں"

ایک دفعہ حضور نے ایک ہندو سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"لوگ دنیا کے لئے کیوں اس قدر دکھ اٹھاتے اور ہم و غم میں گرفتار ہیں"

اس ہندو نے کہا "تم ابھی بچے ہو۔ جب گرہستی ہو گے تب تمہیں ان باتوں کا پتہ لگے گا"

اس واقعہ کے تقریباً پچیس سال بعد وہ ہندو آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا:-

"اب تو میں گرہستی ہوں"

اس نے کہا "تم ویسے ہی ہو"

(الحکم ۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

(۵) حضور فرماتے ہیں:-

"میں ستر ہ برس کی عمر سے عیسائیوں کی کتابیں پڑھتا ہوں اور ان کے اعتراضوں پر غور کرتا ہوں۔ میں نے اپنی جگہ ان اعتراضوں کو جمع کیا ہے جو عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ ان کی تعداد تین ہزار کے قریب پہنچی ہے" (الحکم جلد ۶ صفحہ ۱۶)

۶۔ میاں محمد یٰسین صاحب ٹیچر کی ایک روایت ہے:-

"مجھے مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی غلام رسول صاحب قلعہ میاں سنگھ کے پاس گئے۔ اور اس وقت حضور ابھی بچہ ہی تھے۔ اس مجلس میں کچھ باتیں ہو رہی تھیں۔ باتوں باتوں میں مولوی غلام رسول صاحب جو کہ ولی اللہ و صاحب کرامات تھے فرمایا کہ اگر اس زمانہ میں کوئی نبی ہوتا تو یہ لڑکا نبوت کے قابل ہے۔

انہوں نے یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہی ۔۔۔۔"

(تاریخ احمدیت صفحہ ۴۳)

(۷) حضرت مولوی فتح الدین صاحب دھرم کوٹی بیان فرماتے ہیں:-

"میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا۔ اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو قیام کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بے قراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں جیسے کوئی ماہی بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدت درد کی وجہ سے تڑپتا ہے میں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکر مند ہوا۔ اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت میں پریشانی میں ہی مبہوت لیٹا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ حالت جاتی رہی۔

صبح میں نے اس واقعہ کا حضور علیہ السلام سے ذکر کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے۔ کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی یا درد گردہ وغیرہ کا کوئی دورہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"میاں فتح دین۔ کیا تم اس وقت جاگتے تھے اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں اسلام کی مہم یاد آتی ہے۔ اور جو جو اس وقت مصیبتیں اسلام پر آ رہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے۔ اور یہ اسلام ہی کا درد ہے جو ہمیں اس طرح بے قرار کر دیتا ہے"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۶)

جماعت احمدیہ چھپور چک ۱۱۸ کی قابل تقلید خدمت خلق

جماعت احمدیہ چھپور چک ۱۱۸ ضلع شیخوپورہ نے مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۵۹ء کو اپنا ایک اجلاس عام زیر صدارت جناب ڈاکٹر غلام قادر صاحب پنشنر پریذیڈنٹ منعقد کیا جس میں مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل دیالگڑھی مربی سلسلہ نے "اپنی مدد آپ کرو" کی طرف توجہ دلاتے ہوئے چند مفید اور کارآمد تجاویز پیش کیں۔ اور جماعت کو باقاعدہ "وقار عمل" کے ذریعہ سے کام کو شروع کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ احباب جماعت نے ڈاکٹر غلام محمد صاحب ریٹائرڈ کیپٹن کو بالاتفاق "وقار عمل" کا قائد اور چوہدری مسعود احمد صاحب کو نائب قائد مقرر کیا۔ اور تجویز ہوا۔ کہ جماعت وقتاً فوقتاً "وقار عمل" کر کے اس عہد پر قائم رہنے کا ثبوت دے۔ اوّلین طور پر چھپور چک ۱۱۸ سے سانگلہ ہل جانے والی دو میل کچی سڑک کو درست کرنے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ سب سے پہلا "وقار عمل" جماعت کے انصار، خدام اور اطفال نے اپنے قائد کی قیادت میں مورخہ ۲۲ فروری کو کیا اور سڑک کا ایک حصہ مٹی ڈال کر درست کیا۔ اور تقریباً دو گھنٹہ تک مسلسل کام کیا۔

دوسرا وقار عمل ۱/۲ ۷ بجے سے ۱/۲ ۹ بجے صبح تک مورخہ یکم مارچ ۱۹۵۹ء کو کیا گیا اور سڑک کے ایک خاص خراب حصہ کو درست کیا۔ جہاں پر تانگے اور چھکڑے پھنس جایا کرتے تھے۔ اور کافی تکلیف کا موجب ہوا کرتا تھا۔

تیسرا وقار عمل مورخہ ۸ مارچ ۱۹۵۹ء بروز اتوار کیا گیا اور سڑک کے دوسرے خراب حصہ کو درست کیا گیا۔ اس تیسرے وقار عمل میں جماعت احمدیہ سانگلہ ہل کے خدام بھی اپنے قائد اور امیر صاحب کی زیر قیادت شامل ہوئے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ انصار۔ خدام اور اطفال نے متواتر دو گھنٹے کام کر کے اپنے اخلاص اور کارکردگی کا شاندار مظاہرہ کیا۔

آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک کو زندہ رکھنے اور ہاتھوں سے کام کرنے کے نیک جذبہ کو قائم رکھنے کی کوشش انشاء اللہ جاری رہے گی اور کام کی نوعیت کے ماتحت وقار عمل ہوتا رہے گا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استقلال عطا فرماوے۔

(نامہ نگار)

مقامی تعلیمی ایڈوائزری کمیٹی کا قیام

ان ایام میں سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں۔ میٹرک کے طلباء سالانہ امتحان دے کر فارغ بھی ہو چکے ہیں۔ ایسے بچوں کے مستقبل کی فکر کرنا اور آئندہ تعلیم میں ان کی راہنمائی کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ امراء صاحبان اس طرف خود توجہ فرماویں۔ اور مقامی طور پر ایڈوائزری کمیٹیاں عمل میں لاویں۔ جو سیکرٹری تعلیم مقامی اور دو ایسے احباب پر مشتمل ہوں جو بچوں کو مشورہ دے سکیں کہ فلاں فلاں تعلیمی لائن اختیار کریں۔ اگر ایسی کمیٹیوں کو مرکزی راہنمائی کی ضرورت ہو تو وہ نظارت تعلیم کو مخاطب کریں اور راہنمائی حاصل کریں۔

سیکرٹری تعلیم مقامی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔ اور ایسے بچوں کی فہرستیں مع ان کے کوائف کے بھی بھجوائیں۔ تا آئندہ انکی نگرانی کی جا سکے۔

(ناظر تعلیم)

اعلان دار القضاء

چوہدری مبارک احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ظہور الدین صاحب مرحوم آف کتھووال ضلع سیالکوٹ حال سیکنڈ ایئر تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب مرحوم کی ایک امانتی رقم مبلغ -/۱۵۲ روپے امانت تحریک جدید ۵۰۸ میں جمع ہے۔ یہ رقم مجھے دلائی جاوے۔ مرحوم کے وارث ایک بیوہ اور چھ بچے (چار لڑکے دو لڑکیاں) بتائے گئے ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو بیس ۲۰ یوم تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

مشرقی پاکستان کی مقامی جماعت ہائے احمدیہ فوری توجہ فرمائیں

آئندہ سہ سالہ انتخاب جلد بھجوانے کے لئے نظارت ھذا کی طرف سے مقامی جماعتوں کے نام ایک ماہ سے زائد عرصہ سے تاکیدی اعلانات کئے جا رہے ہیں۔ جہاں مغربی پاکستان کی مقامی جماعتیں انتخابات بھجوا رہی ہیں۔ اگرچہ اس کی رفتار بھی تسلی بخش نہیں مگر مشرقی پاکستان کی کسی مقامی جماعت کی طرف سے ابھی تک انتخاب کی اطلاع نہیں آئی۔ حالانکہ پاکستان کے اس حصہ (مشرقی) کی مقامی جماعتوں کے بھی انتخاب ہو کر نظارت ہذا میں رپورٹ آنی چاہئیے۔ ان جماعتوں کے مقامی عہدیداران توجہ فرمائیں۔ نیز امیر صاحب مشرقی پاکستان بھی فوری توجہ فرمائیں۔ اور جماعتوں کو انتخابات جلد از جلد بھجوانے کی تاکید فرمائیں۔ سب جماعتوں کے انتخابات ۳۱/۳/۵۹ تک بالضرور نظارت ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں مربیان سلسلہ انسپکٹران بیت المال بھی جس جس جماعت میں جائیں وہاں کی جماعت کے عہدیداران کا انتخاب حسب قواعد کرواکر مرکز یعنی نظارت ہذا میں بھجوائیں

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

کروندی ضلع خیرپور میں احمدیہ لائبریری

مورخہ ۳/۳/۵۹ کو مقام کروندی ضلع خیرپور میں احمدیہ لائبریری کا افتتاح ہوا۔ افتتاح کے وقت یہاں کے بہت سے تعلیم یافتہ اصحاب موجود تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی عبدالمجید صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ اور آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ دعا کے ساتھ لائبریری کا افتتاح کیا گیا۔ اس وقت لائبریری میں ڈیڑھ سو کے قریب کتابیں ہیں۔ زیادہ کتابیں مولوی عبدالحق صاحب نے دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

اس موقعہ پر آنے والے مہمانوں کی تواضع چائے اور مٹھائی سے کی گئی۔

نوٹ:۔ ہم نے مفت لٹریچر باہر بھجوانے کا انتظام کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جو احباب ہمیں زیادہ سے زیادہ پمفلٹ مہیا کریں گے۔ ہم ان کے شکرگزار ہوں گے۔ سندھ کی جماعتیں خاص طور پر اس طرف توجہ دیں۔

(خاکسار شریف احمد ڈیرڑھوی۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کروندی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد صاحب لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ خاکسار کے دو بچے بھی لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور خاکسار بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالعزیز راجوری کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ عبداللطیف صاحب بلوچ سکھر کے سول ہسپتال میں سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا منیر احمد کوئٹہ)

۳۔ مکرم بھائی احمد الدین صاحب جیل آج کل بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفایابی اور صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار عبدالشکور اظہر از پشاور شہر)

۴۔ میرا لڑکا عزیز عنایت اللہ دیر سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمود احمد مکیانہ ــــ ضلع گجرات

پاکستان کو غذائی لحاظ سے خود کفیل بنانے کی سعی
حکومت کے مفید اور اہم اقدامات

جنرل محمد ایوب خاں نے عنان حکومت سنبھالتے ہی صوبہ کے گورنروں کو حکم دیا کہ تمام قابل کاشت اراضی کو زیر کاشت لائیں اور تمام سیراب زمینیں تین ماہ کے اندر تقسیم کر دی جائیں۔ ان احکام پر عملدرآمد ہونے اور اسمگلنگ اور ذخیرہ اندوزی کا مؤثر سدباب ہو جانے کے نتیجہ میں پاکستان غذائی لحاظ سے خود کفیل بنتا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس سال وہ شکر کی درآمد پر اپنے وسائل سے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرے گا۔ اور زیادہ سے زیادہ دو کروڑ روپے کا غلہ درآمد کرے گا۔ حالانکہ غلہ کی درآمد پر پاکستان نے ۱۹۵۸ء میں ۷۱ کروڑ اور ۱۹۵۷ء میں ۳۱ کروڑ روپے خرچ کئے تھے۔

مشرقی پاکستان

مشرقی پاکستان سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ صوبائی حکومت نے غلہ وصول کرنے کی جو مہم جاری کی ہے۔ وہ بہت کامیابی سے چل رہی ہے اور ۸ مارچ ۱۹۵۹ء تک اسے ۱۵۷،۲۸۹ ٹن چاول وصول ہو چکا تھا اور اس نے چاول کی تحصیل کی انتہائی حد دو لاکھ ٹن مقرر کی ہے۔ امید ہے کہ ۱۹۵۹ء میں ۶۶۵،۰۰۰ ٹن چاول مہیا ہو جائیگا۔ جبکہ اس کا سالانہ خرچ صرف ۵ لاکھ ٹن ہے۔ اس طرح اسے سال کے آخر میں ۱۶۵،۰۰۰ ٹن چاول بچ جائے گا۔

مشرقی پاکستان کی حکومت نے ۱۹۵۸ء کی بابت اپنی چاول کی ضروریات نہیں بتائی ہیں۔ لیکن گذشتہ چند سال کے اعداد و شمار کی بنیاد پر مرکزی حکومت نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ ۱۹۵۸ء کے دوران اس کا چاول کا خرچ ۵ لاکھ ٹن سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔ مرکزی حکومت نے ۱۹۵۷ء میں مغربی پاکستان برما امریکہ چین اور اور تھائی لینڈ سے مشرقی پاکستان کے لئے ۴،۷۶،۷۴ ٹن چاول اور ۱۰۹۲۰۰ ٹن گیہوں امریکہ سے درآمد کیا مشرقی پاکستان کے پاس دو لاکھ ٹن چاول سال گذشتہ کا بچا ہوا بھی تھا۔

اسمگلنگ کے خاتمہ کی مہم

مشرقی پاکستان میں فوج نے اسمگلنگ ختم کرنے کی جو مہم جاری کی تھی اس کے نتیجہ میں اور امان کی فصل اچھی ہونے کی توقع کے باعث ۱۹۵۸ء کے شروع میں چاول کی قیمت نسبتاً کم رہی لیکن مارچ ۱۹۵۸ء کے بعد صوبہ کے شمالی اضلاع میں قحط کے باعث چاول مہنگا ہونا شروع ہو گیا۔ مرکزی حکومت نے صوبہ کے عوام کی مصیبت دور کرنے کے لئے دو کروڑ روپے مویشیوں کی خریداری اور زرعی قرضے کے لئے دیئے ۱۰ لاکھ روپے صوبائی حکومت کو دیئے تاکہ عوام میں مفت چاول اور رقوم تقسیم کرے۔ مرکز کی اس امداد سے حالات بہت جلد سدھر ہو گئے۔

غلہ کی فراہمی

۱۹۵۷-۵۸ء میں مشرقی پاکستان کی دھان کی فصل عمدہ ہوئی تھی۔ صوبائی حکومت نے اس سال کے دوران ۲ لاکھ ٹن غلہ وصول کرنے کی انتہائی حد مقرر کی اور مرکز کے مشورے سے چاول کی قیمت خرید ۱۸ روپے ۸ آنے سے بڑھا کر ۱۹ روپے ۶ آنے من کر دی۔ لیکن شمالی اضلاع میں خشک سالی ہو جانے کے باعث اسے صرف ۲۰ ہزار ٹن چاول وصول ہو سکا۔

۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء سے یعنی مارشل لاء لگنے کے بعد صوبہ کی غذائی صورت حال میں نمایاں اصلاح ہوئی۔ چاول کی قیمت تیزی سے گری اور ایک وقت میں تو یہ قیمت تقریباً بیس پچیس فیصدی گر گئی۔ چاول کی قیمت گرتی گئی تاآنکہ وہ ایک معقول سطح پر آکر قائم ہو گئیں۔ صوبہ میں قیمت کا کنٹرول نافذ کر دیا گیا اور وہ اب تک نافذ ہے

عمدہ آغاز

غذائی لحاظ سے مشرقی پاکستان میں ۱۹۵۹ء کا عمدہ آغاز ہوا ہے اور صوبائی حکومت کی تحویل میں پچھلے سال کا بچا ہوا ۲۱۵،۰۰۰ ٹن چاول موجود ہے اس کے علاوہ مذکورہ سال کے دوران اس کے لئے مغربی پاکستان برما چین اور امریکہ سے ۲۵۰،۰۰۰ ٹن چاول اور امریکہ سے ۴۲ ہزار ٹن گیہوں درآمد ہو گا۔

مشرقی پاکستان میں ۱۹۵۸-۵۹ء کی فصل امان بھی عمدہ ہوئی ہے۔ صوبائی حکومت نے دو لاکھ ٹن چاول وصول کرنے کی انتہائی حد مقرر کی تھی جس میں سے ۱۵۷،۲۸۹ ٹن چاول وصول ہو چکا ہے۔ اگر مقررہ مقدار میں چاول وصول نہ ہو سکا تو اضافی کمی مغربی پاکستان سے چاول بھیج کر پوری کر دی جائے گی جہاں چاول کی وصولیاں اطمینان بخش طریقہ پر ہو رہی ہیں۔ پاکستان کو طویل المیعاد معاہدہ کے تحت ۱۹۵۹ء میں برما سے ایک لاکھ ٹن چاول وصول ہوگا۔ اور امید ہے کہ مشرقی پاکستان کے پاس ۱۹۵۹ء میں چاول کی مقدار ۶۶۵،۰۰۰ ٹن ہو جائے گی۔

گیہوں

حکومت مشرقی پاکستان کے پاس ماہ فروری ۱۹۵۹ء کے وسط میں ۶۴ ہزار ٹن گیہوں کا اسٹاک تھا۔ امریکہ سے ۲۴ ہزار ٹن مزید گیہوں ملنے کی توقع ہے۔ اس طرح اس کے پاس ۱۹۵۹ء میں ۸۶ ہزار ٹن گیہوں ہو جائیگا۔ چاول آسانی سے دستیاب ہونے کی وجہ سے صوبہ میں گیہوں کی مانگ کم ہو گئی ہے۔ لیکن صوبائی حکومت گیہوں کو مقبول بنانا چاہتی ہے۔ اور اس لئے گیہوں کی فی من قیمت خرید ۳ روپے ۲ آنے کم کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ تدبیر گیہوں کو مقبول بنانے میں مفید ثابت ہو گی۔

مغربی پاکستان

۱۹۵۸-۵۹ء میں مغربی پاکستان میں گیہوں کی پیداوار اطمینان بخش ہوئی۔ اس صوبہ میں بھی گیہوں کی قیمت خرید میں ایک روپیہ فی من اضافہ کر دیا گیا۔ مرکزی حکومت نے عوام کا اعتماد مستحکم کرنے کے لئے صوبائی حکومت کو ۲ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن درآمدی گیہوں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان پر صوبائی حکومت نے اسمگلنگ کا سدباب کرنے کے لئے سخت تدابیر کی ہیں۔

غلہ کی بے مثال فراہمی

مغربی پاکستان میں غلہ کی بے مثال فراہمی ہوئی ہے۔ اور ۵ جولائی ۱۹۵۸ء کو ۲۶۹۸۲۷ ٹن گیہوں وصول ہو چکا تھا در حقیقت سابقہ کسی سال میں اس مدت کے دوران اتنا گیہوں وصول نہیں ہوا۔ صوبائی حکومت کو اتنا غلہ ملنے لگا کہ اسے اسٹور کرنے میں دشواری کا امکان پیدا ہو گیا اور اس نے مرکز سے یہ درخواست کی کہ اسے درآمدی گیہوں بھیجنا بند کر دے۔ بدقسمتی سے ہندوستان نے یکطرفہ بنیاد پر نہری پانی کی رسد کم کر دی۔ جس کی وجہ سے کاشتکاروں میں ہراس پیدا ہو گیا۔ اور فصل خریف اچھی نہ ہونے کے اندیشہ کے تحت وہ گیہوں روکنے لگے۔ جس کے نتیجہ میں صوبائی حکومت کو غلہ کی مقررہ مقدار وصول کرنا بہت دشوار ہو گیا۔

ذخیرہ اندوزی کے انسداد کا آرڈر

مارشل لاء لگنے کے بعد غلہ کی وصولیاتی کی صورت حال بہت بہتر ہو گئی۔ ذخیرہ اندوزی کے انسداد کے آرڈر کے تحت جو ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو نافذ کیا گیا ذخیرہ کئے ہوئے کثیر غلہ کا اظہار کیا گیا۔ اور غلہ کی وصولیاتی جو ستمبر ۱۹۵۸ء میں تقریباً ختم ہو چکی تھی پھر شروع ہو گئی۔ اور حکومت مغربی پاکستان کو انتظامی طور پر ۳۵۷،۰۰۰ ٹن گیہوں وصول ہو گیا۔ ۳۱ جنوری ۱۹۵۹ء کو صوبائی حکومت کے پاس ۳۵۷،۰۰۰ ٹن گیہوں وصول ہو گیا۔ ۳۱ جنوری ۱۹۵۹ء کو صوبائی حکومت کے پاس ۵۸۰،۰۰۰ ٹن گیہوں کا اسٹاک تھا۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے اسے محفوظ ذخیرہ قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ ٹن درآمدی گیہوں دینے کا وعدہ کیا ہے جو اس ماہ کے ختم ہونے سے قبل صوبائی حکومت کو مل جانے کی امید ہے۔

گول بازار ربوہ میں نماز تراویح و درس کا انتظام

نظارت اصلاح و ارشاد کی منظوری سے مسجد گول بازار ربوہ میں مکرم حافظ شیخ عبدالکریم صاحب فضل نماز عشاء کے بعد تراویح پڑھاتے ہیں

۲۔ نماز ظہر کے بعد روزانہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد مسجد گول بازار میں حدیث بخاری شریف کا درس دیتے ہیں۔

احباب درس اور تراویح کی نماز میں شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

ملک سعادت احمد ملک جی بہادر گول بازار ربوہ

دار النصر ربوہ میں نماز تراویح

محلہ دار النصر ربوہ میں امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے مولوی قدرت اختر صاحب سنوری کی کوٹھی میں نماز تراویح کا باقاعدہ انتظام کیا گیا ہے۔ اس لئے نماز تراویح میں شامل ہونے والے احباب وقت مقررہ پر پہنچ کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

شریف احمد لائلپوری
دار النصر ربوہ

ربوہ کے جلسہ مسیح موعودؑ میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

(بقیہ صفحہ اول)

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تائید میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا مولوی ظفر الاسلام صاحب نے اپنی تقریر میں اس امر کو واضح فرمایا کہ کس طرح آجکل کے پُر فتن زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور نائب کی حیثیت سے مبعوث ہوئے ہیں۔ دنیا میں عالمگیر امن اور اتحاد کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ مکرم جناب مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے آفاقی اور انفسی نشانات پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر کی۔ جس میں آپ نے اس امر کو وضاحت سے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کے مصداق خود حضور کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بہت سے آفاقی نشانات پر بھی نہایت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے کسوف وخسوف کے نشان اور آپ کی بعض عظیم الشان پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر ایک مبسوط تقریر کرتے ہوئے اس امر کو پوری وضاحت سے بیان فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کا مقصد اسلام کو سب دینوں پر غالب کرنا تھا اس ضمن میں آپ نے اسلام کا دفاع کرنے اور اس کے فضائل و محاسن کو آشکار کرنے اور صحیح معنوں میں اسلام کی خدمت گذار جماعت قائم کرنے میں جو کارنامہ سر انجام دیا ہے وہ آپ کی صداقت کا درخشندہ نشان ہے۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین نے الفضل کے مسیح موعود نمبر میں سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا معرکۃ الآراء مضمون "مسیح موعودؑ عشق رسولؐ کی پیداوار ہے" پڑھ کر سنایا۔ آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احمدیت کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیوں پر ایک ایمان افروز تقریر کی جب آپ نے حضور علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے پُر شوکت الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے تو حاضرین پر ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی بعد ازاں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے تمام حاضرین اور معززین کا شکریہ ادا کیا۔ اور محترم صدر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اسی طرح یہ بابرکت جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں بہت سے احباب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُر معارف کلام اور حضور علیہ السلام کی شان میں احمدی شعراء کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس سے احباب بہت محظوظ ہوئے۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سابق مبلغ ایران نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک فارسی نظم سنائی۔ نیز محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی مسعود احمد صاحب حیدر آبادی۔ محمد سلیم صاحب اور حبیب الرحمٰن صاحب درد نے علی الترتیب محترم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل۔ محترم مولوی عبدالوحید صاحب حقانی مرحوم۔ مکرم مولوی ظفر محمد صاحب اور مکرم مولانا شمس صاحب کی نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ مزید برآں مکرم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے بھی حضور علیہ السلام کی شان اقدس میں اپنا تازہ کلام پیش کیا۔

مقامی احباب اس کثرت سے شریک جلسہ ہوئے کہ مسجد سامعین سے پوری طرح بھری ہوئی تھی۔ انہوں نے اخلاص و عقیدت اور عشق و محبت کے گہرے جذبات کے ساتھ عجب کیف و سرور کے عالم میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سنیں۔ حضور علیہ السلام کی صداقت کے دلائل اور عظیم الشان کارناموں کے اذکار مقدس پر مسجد بار بار نعرہ ہائے تکبیر کی پُرجوش آوازوں سے گونج اٹھتی تھی۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا نیا اعزاز

(بقیہ صفحہ اول)

کا اعزاز عطا کیا گیا ہے۔ مزید برآں ابھی حال ہی میں محترم ڈاکٹر صاحب کو انگلستان میں سائنس کی قدیم ترین اور نامور ترین اکیڈمی رائل سوسائٹی کا فیلو منتخب کیا گیا ہے۔ آپ دنیا بھر میں پہلے مسلمان ہیں جنہیں یہ اعزاز ملا ہے۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہ دونوں اعزاز مبارک کرے

آمین

یومِ پاکستان ملک بھر میں پورے جوش و خروش سے منایا گیا

بڑے بڑے شہروں میں شاندار فوجی پریڈ، وسیع پیمانے پر چراغاں کا اہتمام اور دیگر اہم تقریبات

کراچی ۲۴ مارچ۔ کل مورخہ ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کی قومی تقریب حسب روایت پورے جوش و خروش سے منائی گئی۔ وفاقی دار الحکومت اور صوبائی دار الحکومتوں میں اس تقریب کا آغاز علی الترتیب اکتیس اور اکیس اکیس توپوں کی سلامی سے ہوا۔ ملک بھر میں سرکاری اور غیر سرکاری عمارتوں پر پاکستان کے جھنڈے لہرائے گئے اور انہیں خوشنما جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ وفاقی دار الحکومت اور صوبائی دار الحکومتوں میں شاندار فوجی پریڈ ہوئی جن میں صدر جنرل محمد ایوب خان اور صوبائی گورنروں نے سلامی لی۔ راولپنڈی میں بھی وسیع پیمانے پر فوجی پریڈ کا اہتمام ہوا جس میں بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے سلامی لی۔ رات کو تمام بڑے شہروں میں وسیع پیمانے پر چراغاں کا اہتمام کیا گیا۔ لاہور میں سرکاری عمارتوں، ڈسٹرکٹ کورٹس، کارپوریشن ہال، یونیورسٹی، محکمہ تعلیم کے دفاتر۔ بڑا ڈاکخانہ، ہائی کورٹ۔ اسمبلی ہال کی عمارات اور ریلوے اسٹیشن بجلی کے ہزاروں ہزار رنگ برنگے قمقموں سے مزین تھے۔ ریلوے اسٹیشن پر چراغاں کو بہترین قرار دیا گیا۔ لاکھوں آدمی شہر میں چراغاں کے دلکش مناظر دیکھنے میں مصروف رہے۔ اور اسی طرح رات کو دیر تک خوب رونق اور چہل پہل رہی۔ شام کو صدر جنرل محمد ایوب خان گورنر مغربی پاکستان جناب اختر حسین اور گورنر مشرقی پاکستان جناب ذاکر حسین نے قوم کے نام خصوصی پیغامات نشر کئے۔ نیز اس روز خصوصی استقبالیہ تقریبات اور دعوتوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جن میں سفارتی نمائندے۔ اعلیٰ سول و فوجی حکام اور ممتاز شہری شریک ہوئے۔

شیطان کا منصب (بقیہ صفحہ ۴)

جو پہلے واقع ہے اور نسبتاً دور ہے۔

اس آیت سے بھی شیطان اور ابلیس کی نوعی یگانگت اور اتحاد عمل واضح ہے۔ ان کا ایک ہی عمل ہے اور ایک ہی نصب العین۔ اور ایک ہی نتیجہ بطور محرک اول کے وہ شیطان ہے اور انسانی صورت میں وہ ابلیس (باقی)

ربوہ میں یومِ پاکستان کی قومی تقریب (بقیہ صفحہ اول)

احباب نے اپنے مکانوں پر بھی روشنی کا اہتمام کر کے چراغاں کے منظر کو مزید دلکش بنانے میں حصہ لیا۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے انجمن کے جنرل پریذیڈنٹ نے صدر جنرل محمد ایوب خان کی خدمت میں مبارکباد کا پیغام ارسال کیا۔ آپ کے ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"جماعت احمدیہ یوم پاکستان کی قومی تقریبات اور جشن میں دلی طور پر شریک ہے آج یہاں تمام مساجد میں پاکستان کے استحکام اور اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے اجتماعی طور پر خصوصی دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پاکستان کو اقوام عالم کی برادری میں قابل رشک مقام تک بلند کرنے میں آپ کی مدد فرماتے اور آپ کی مساعیٔ جمیلہ کو عظیم الشان کامیابی سے نوازے۔"

اسی مضمون کا ایک تار گورنر مغربی پاکستان جناب اختر حسین کی خدمت میں بھی ارسال کیا گیا۔